عہدہ سنبھالنے کے بعد ذرائع ابلاغ کے ساتھ وزیر خارجہ سشما سوراج کی بات چیت کا متن

28 مئی، 2014

وزیر خارجہ: دوستو آداب:

میں نے اپنے عہدے کا کام کاج باضابطہ طور پر آج سے سنبھالا حالانکہ میں نے کل سے کام شروع کر دیا تھا۔ آپکو معلوم ہے کہ حلف برداری کی تقریب میں سارک ممالک کے جو سربراہان مملکت آئے تھے۔ اُن کے ساتھ کل وفود سطح کی میٹنگیں ہوئی۔ اور وزیر اعظم نے تمام سربراہان مملکتوں سے بات چیت کی۔ اور اُن تمام میٹنگوں کے دوران میں نے اُنکی مدد کی تھی۔ میری طرف سے ایک لکھا ہوا بیان آپ لوگوں میں بانٹا جا رہا ہے۔ خارجہ سکریٹری حاحب نے کل اُسکے بارے میں ایک پریس کانفرنس بھی کی تھی۔ لیکن میں آپکو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جو کل بات چیت ہوئی تھی میں اسے بہت کامیاب بات چیت کے طور پر دیکھتی ہوں کہ وزیر اعظم نے ایجنڈے سے ہٹ کر اُن سے بات کی۔ انہوں نے سبھی سارک ممالک کے وفود سے کہا کہ سارک ممالک پوری دُنیا میں باہمی مسائل میں اُلجھ کر اپنی جو بڑی پہچان جو بنا سکتے تھے، وہ نہیں بنا سکے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر ہم باہمی متنازعہ مسائل یعنی آپسی پرانے متازعہ عے اُنہی ملکوں کے لئے آپس میں چھوڑ کر اگر پوری دُنیا میں ایک مشترکہ حکمت عملی بنائیں تو سارک الگ طاقت کی شکل میں سامنے اُبھر آسکتا ہے۔

اس پر انہوں نے دو مثالیں دیں کہ بنگلہ دیش مائیکرو۔ فائننسنگ کے لئے بہت مشہور ہے۔ بھوٹان نے اپنی آب و ہوا کو بہت محفوظ رکھا ہے۔ ہم ایک کام کر سکتے ہیں کہ ہم تمام ملکوں کے لوگ مل کر ایک دوسرے کے جو بہترین طریقے ہیں۔ اُن پر عمل کریں۔ اپنے اپنے ملکوں میں اس طرح کے اچھے طریقوں کو اپنائیں۔

اس طرح انہوں نے ایک اور دوسری بات کی، سیاحت کے بارے میں۔ اس وقت ہر ایک ملک اپنی اپنی سیاحت کے بارے میں بات کرتا ہے۔ کیا ہم سارک ٹورازم کے طور پر ایک ایجنڈا پوری دُنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں؟ اور اس سلسلے میں مالدیپ کی طرف سے ایک اچھی تجویز آئی ہے کہ جس طرح ہندوستان میں میڈیکل ٹورازم بہت ہے۔ اور کہا کہ لوگ آپریشن کرنے کے لوگ ہندوستان جائیں گے اور آپریشن کے بعد وہ لوگ مالدیپ آئیں۔ کیا ایسا کوئی پیکیج ہو سکتا ہے۔

میں یہ کہنا چاہوں گی کہ سارک ممالک کے سربراہوں کو پہلی بار ایسا لگا کہ ایک 'آوٹ آف دی باکس' جانکاری والی حکومت اور ایک 'آوٹ آف دی باکس' جانکاری رکھنے والا وزیر اعظم ہندوستان میں آیا ہے۔ جس کے پاس کچھ نئے خیالات اور نئے

اقدامات ہیں ۔ جو سارک کے بارے میں اُٹھائے جا سکتے ہیں ۔ مجھے لگتا ہے کہ کل ایک بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ باقی آپکو ایک تحریری بیان مل رہا ہے جس میں مزید جانکاری ملے گی۔

سوال: راجیہ سبھا ہو یا لوک سبھا، میں نے خارجہ پالیسی پر توجہ مرکوز کرنے والی آپکی تقریریں سُنی ہیں لیکن اب جب کہ سشما سوراج خود وزیر خارجہ بنی ہے۔کیا ہم جان سکتے ہیں کہ آپکی ترجیحات کیا ہو سکتی ہیں؟

جواب: وزیر خارجہ: ہماری ترجیح پوری دُنیا میں ہندوستان کی طاقت کو برقرار رکھنا ہے یعنی جو ہماری مضبوطی ہے (طاقت کا مطلب جسمانی طاقت نہیں ہے) اسکو مزید مضبوط کرنا ہے۔اور پوری دُنیا میں ہندوستان کے رشتے اور بہت اچھے کرنے ہیں اور اس میں سب سے پہلے آتے ہیں ہندوستان کے پڑوسی ممالک، جن کے ساتھ شروعات کل ہو چکی ہے اُسکے بعد آتے ہیں اسٹراٹیجک شراکت دار، اُسکے بعد آتے ہے ہماری توسیعی پڑوسیوں کی ۔ جو قریبی پڑوسی نہیں ہیں لیکن تھوڑا دور ہو کر بھی ہمارے پڑوسی ہیں، اس کے بعد آتا ہے افریقہ، آسیان، لاطینی امریکہ، یورپ، ہمارے وسطی ایشیائی جمہوری ممالک ۔ یہ سارے جتنے ممالک ہیں ۔ان تمام ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات اچھے ہوں ۔ یہ سشما سوراج کی ہندوستانی حکومت کی طرف سے ترجیحات ہوگی۔

سوال: آپ سری لنکا کے مسلئے سے اچھی طرح واقف ہے۔تمل ناڈو کے لوگ سری لنکا کے تملوں کے ساتھ ساتھ تمل ماہی گیروں کے مسائل کے ایک مستقل حل کے منتظر ہیں ۔ یہ معاملہ حل کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا ایجنڈا ہے؟

وزیر خارجہ: وزیر اعظم نے دونوں مسئلے اُٹھائے ۔تمل ماہی گیروں کے بارے میں مجھے اچھا لگے گا اُنکو ہندستان کے تمل ماہی گیر کہنا۔وہ سارے ہندوستانی ماہی گیر ہیں ۔ہم نے یہ مسئلہ اُٹھایا۔ اسکے علاوہ ہم نے 13 ویں ترمیم کا معاملہ بھی اُٹھایا۔ یہ معاملہ ہم نے سری لنکا کے صدر کے ساتھ اٹھایا۔

سوال: جب آپ اپوزیشن میں تھی۔آپ پچھلی سرکار کی پاکستان پالیسی کو لیکر زبردست مخالفت کرتی رہی ہیں۔کل ہی آپ کی ملاقات نواز شریف سے ہوئی ہے ۔ جب ہم پاکستان کی بات کرتے ہیں تو اس سرکار کی پالیسی پچھلی سرکار سے کس طرح الگ ہوگی؟

وزیر خارجہ: ہم لوگوں نے جب پاکستان سے بات کی تو ہم نے کہا کہ ہم اچھے رشتے چاہتے ہیں۔جس کے بارے میں وزیر اعظم نے کہا کہ بم دھماکوں کی آواز میں بات چیت کی آواز رُک جاتی ہے، سُنائی نہیں دیتی ہے۔اور انہیں الفاظ میں انہوں نے اُن سے کہا۔۔ کہ جب بم دھماکے بند ہونگے تو آواز دونوں کو سُنائی دے گی ۔لیکن اگر بم دھماکے چلتے رہیں گے تو اُس میں

بات چیت کی آواز دب جائیگی۔اور یہ بات انہوں نے انہی الفاظ میں نواز شریف صاحب سے کہی۔

سوال: 26//11 معاملے کی تیز تر کاروائی کی بات ہندوستان نے اُٹھائی؟

وزیر خارجہ: 26/11 معاملے کی تیز تر شنوائی کی بات ہم نے اُٹھائی اور انہوں نے بھی کہا کہ وہ اس پر کام کریں گے۔

سوال :امریکہ کے ساتھ جہاں تک تعلقات کا سوال ہے۔جو گر ماہٹ بش کے زمانے میں نظر آئی تھی،اس بار اُنکا جواب بھی بہت دیر سے آیا۔نریندر مودی صاحب کو براک اوباما کی طرف سے مبارک بادی پیغام کے بعد کیا امریکہ کے ساتھ تعلقات متوازن نظر آنے لگیں گے۔

وزیر خارجہ:نہیں۔جو آپ بات کر رہے ہیں وہ شائد آپ کی معلومات غلط ہے۔پہلے ہی دن اوبامہ حاحب نے اُن سے بات کی تھی۔حلف برداری سے پہلے ہی۔اُنکی جیت کے بعد کی تھی۔اور اُنہیں امریکہ آنے کی دعوت بھی دی تھی۔ جہاں تک کیری صاحب کی بات ہے وہ مجھ سے بات کرنا چاہ رہے ہیں،اور چونکہ صدر باراک اوبامہ کوئی بیان بھی دینا چاہ رہے ہیں، افغانستان سے جن دستوں کو واپس جانا ہے اس پر۔کل جو ہمارا بات کرنے کا متعینہ وقت تھا،اُس پر بات نہیں ہو پائی۔از سر نو وقت کا تعین کرکے مجھ سے بات کریں گے۔

سوال: جو اوبامہ صاحب کی طرف سے کال آئی تھی اسکو اکنولیج کرنے میں مودی جی کو 48 گھنٹے لگ گئے۔کیا امریکہ کی جگہ اب لُک جاپان پالیسی زیادہ مضبوط ہوگی؟

وزیر خارجہ: دونوں کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ دوملکوں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ نہیں جا سکتا ہے۔ جہاں تک جاپان کی بات ہے لُک ایسٹ پالیسی ہی نہیں۔ ہمارے ویسے بھی تجارتی تعلقات اچھے ہیں۔لیکن امریک کی اپنی اہمیت ہے۔ایک کے اوپر دوسرے کو رکھ کر نہیں دیکھا جا سکتا۔دونوں کی اپنی اہمیت دیکھتے ہوئے دونوں سے بات ہوگی۔